سورہ نمبر

(۲۸)

سُوۡرَۃُ الْقَصَصِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ الْقَصَصِ

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ قصص مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۴) اس میں ۸۸ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

طٰسٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۱۵ ہم تم پر پڑھیں موسیٰ

وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ

اور فرعون کی سچی خبر اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں بیشک فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا ف۱۶

جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

اور اسکے لوگوں کو اپنا تابع بنایا ان میں ایک گروہ کو ف۱۷ کمزور دیکھتا اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور

يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٤ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ

انکی عورتوں کو زندہ رکھتا ف۱۸ بیشک وہ فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں پر

ف۱۴ سورہ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ سے شروع ہو کر لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو رکوع اٹھاسی آیتیں چار سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار آٹھ سو حرف ہیں

ف۱۵ جو حق کو باطل سے ممتاز کرتی ہے

ف۱۶ یعنی سرزمین مصر میں اسکا تسلط تھا اور وہ ظلم وتکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتی کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا

ف۱۷ یعنی بنی اسرائیل کو

ف۱۸ یعنی لڑکیوں کو خدمتگاری کیلیے زندہ چھوڑ دیتا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لیے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اسکی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کر دینے سے کیا نتیجہ تھا اور اگر سچا نہیں جانتا تھا تو ایسی لغو بات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنی رکھتا تھا۔

عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ

احسان فرمائیں اور ان کو پیشوا بنائیں ف۱ اور انکو ملک مال کا انھیں کو

الْوَارِثِينَ ۝٥ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ

وارث بنائیں ف۲ اور انھیں ف۳ زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور

وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝٦ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ

انکے لشکروں کو وہی دکھادیں جسکا انھیں انکی طرف سے خطرہ ہے ف۴ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا ف۵ کہ اسے دودھ پلا ف۶

فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ

پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو ف۷ تو اسے دریا میں ڈالدے اور نہ ڈر ف۸ اور نہ غم کر ف۹ بیشک ہم اسے تیری طرف

إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝٧ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ

پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے ف۱۰ تو اسے اٹھا لیا فرعون کے گھر والوں نے ف۱۱

لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ۝٨ وَ

کہ وہ انکا دشمن اور انپر غم ہو ف۱۲ بیشک فرعون اور ہامان ف۱۳ اور انکے لشکر خطا کار تھے ف۱۴

قَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسَىٰ

اور فرعون کی بی بی نے کہا ف۱۵ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں

أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝٩ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ

نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں ف۱۶ اور وہ بےخبر تھے ف۱۷ اور صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل

مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا

بےصبر ہوگیا ف۱۸ ضرور قریب تھا کہ وہ اسکا حال کھولدیتی ف۱۹ اگر ہم نہ ڈھارس بندھاتے اس کے دل پر

لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝١٠ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ

کہ اُسے ہمارے وعدہ پر یقین رہے ف۲۰ اور اس کی ماں نے اسکی بہن سے کہا ف۲۱ اسکے پیچھے چلی جا تو وہ اسے دور سے دیکھتی

عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝١١ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ

رہی اور ان کو خبر نہ تھی ف۲۲ اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں ف۲۳

فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۝١٢

تو بولی کیا میں تمھیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمھارے اس بچہ کو پالدیں اور وہ اسکے خیر خواہ ہیں ف۲۴

منزل ۵

ف۱ کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں انکی اقتدا کریں ف۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دیدیں ف۳ مصر اور شام کی ف۴ کہ بنی اسرائیل کے ایک فرزند کے ہاتھ سے انکے ملک کا زوال اور ان کا ہلاک ہو ف۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو خواب کے یا فرشتے کے ذریعہ یا انکے دل میں ڈال کر الہام فرمایا ف۶ چنانچہ وہ چند روز آپ کو دودھ پلاتی رہیں اس عرصہ میں نہ آپ روتے تھے نہ انکی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے نہ آپ کی ہمشیرہ کے سوا اور کسی کو آپکی ولادت کی اطلاع تھی ف۷ کہ ہمسایہ واقف ہوگئے ہیں وہ غمازی اور چغل خوری کرینگے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا ف۸ یعنی نیل مصر میں بے خوف و خطر ڈالدے اور اس کے غرق و ہلاک کا اندیشہ نہ کر ف۹ اس کی جدائی کا ف۱۰ تو انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا اور جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں رکھکر جو خاص طور پر اس مقصد کیلئے بنایا گیا تھا شب کے وقت دریائے نیل میں بہادیا ف۱۱ اس شب کی صبح کو اور اس صندوق کو فرعون کے سامنے رکھا اور وہ کھولا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام برآمد ہوئے جو اپنے انگوٹھے سے دودھ چوستے تھے ف۱۲ آخر کار ف۱۳ جو اسکا وزیر تھا ف۱۴ یعنی نافرمان تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ سزا دی کہ انکے ہلاک کرنیوالے دشمن کی انھیں سے پرورش کرائی ف۱۵ جبکہ فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں کے ورغلانے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا ف۱۶ کیونکہ یہ اسی قابل ہے فرعون کی بی بی آسیہ بہت نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم و کرم کرتی تھیں انھوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ بریں معلوم نہیں یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے آسیہ کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی ف۱۷ اس سے جو انجام ہونیوالا تھا ف۱۸ جب انھوں نے سنا کہ ان کے فرزند فرعون کے ہاتھ میں پہونچ گئے ف۱۹ اور جوش محبت مادری میں واابناہ وا ابناہ (ہائے بیٹے ہائے بیٹے) پکار اٹھتیں ف۲۰ جو وعدہ ہم کرچکے ہیں کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے ف۲۱ جن کا نام مریم تھا کہ حال معلوم کرنیکے لیے ف۲۲ کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اس کی نگرانی کرتی ہے۔ ف۲۳ چنانچہ جسقدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کی چھاتی آپ نے منہ میں نہ لی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں سے کوئی ایسی دائی میسر آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دائیوں کے ساتھ آپ کی ہمشیرہ بھی حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انھوں نے موقع پایا ف۲۴ چنانچہ وہ انکی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لیے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئیں اور آپ نے انکی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے انکا دودھ منھ میں لیا فرعون نے کہا تو اس بچہ کی کون ہے کہ اس نے تیرے سوا کسی کے دودھ کو منھ بھی نہ لگایا انھوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں میرا دودھ خوشگوار ہے جسم خوشبودار ہے اس لیے جن بچوں کے مزاج میں نفاست ہوتی ہے وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے ہیں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انھیں دیا اور دودھ پلانے پر انھیں مقرر کر کے فرزند کو اپنے گھر لیجانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اسوقت انھیں اطمینان کامل ہوگیا کہ یہ فرزند ارجمند ضرور نبی ہونگے اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے۔

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

تو ہم نے اُسے اسکی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ

حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى

سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۱ اور جب اپنی جوانی کو پہونچا اور پورے زور پر آیا

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ

ف۲ ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ

شہر میں داخل ہوا ف۴ جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ف۵ تو اس میں دو مرد لڑتے پائے

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ

ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا ف۶ اور دوسرا اُس کے دشمنوں سے ف۷ تو وہ جو اُس کے گروہ سے تھا ف۸

عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ

اُس نے موسیٰ سے مدد مانگی اسپر جو اُسکے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اسکے گھونسا مارا ف۹ تو اسکا کام تمام کردیا ف۱۰ کہا یہ کام

عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ

شیطان کی طرف سے ہوا ف۱۱ بیشک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر

نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ

زیادتی کی ف۱۲ تو مجھے بخشدے تو رب نے اُسے بخشدیا بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے عرض کی اے میرے رب

بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ

جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ف۱۳ ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا تو صبح کی اس شہر میں ڈرتے

خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ

ہوئے اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے ف۱۴ جبھی دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کر رہا ہے ف۱۵

لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ

موسیٰ نے اس سے فرمایا بیشک تو کھلا گمراہ ہے ف۱۶ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اسپر گرفت کرے جو اُن دونوں کا

هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا

دشمن ہے ف۱۷ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا

الربع ع ۱۳

منزل ۵

ف۱ اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انھیں ایک اشرفی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے ف۲ عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہوگئی ف۳ یعنی مصالح دین و دنیا کا علم ف۴ وہ شہر یا تو منف تھا جو حدود مصر میں ہے اصل اس کی مافہ ہے زبان قبطی میں اس لفظ کے معنیٰ ہیں تیس یہ پہلا شہر ہے جو طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آباد ہوا اس سرزمین میں مصر بن حام نے اقامت کی یہ اقامت کرنیوالے کل تیس تھے اس لیے اس کا نام مافہ ہوا پھر اس کی عربی منف ہوئی یا وہ شہر حابین تھا جو مصر کو دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر عین شمس تھا (جمل و خازن) ف۵ اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپنے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا بنی اسرائیل کے لوگ آپکی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے آپ فرعونیوں کے دین کی مخالفت فرماتے شدہ شدہ اس کا چرچا ہوا اور فرعونی جستجو میں ہوئے اس لیے آپ جس بستی میں داخل ہوتے ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے لہو و لعب میں مشغول تھے (مدارک و خازن) ف۶ بنی اسرائیل میں سے ف۷ یعنی قبطی قوم فرعون سے یہ اسرائیلی پر جبر کر رہا تھا تاکہ اسپر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لیجائے ف۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ف۹ پہلے آپنے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اسکو چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس ظلم سے روکنے کے لیے گھونسا مارا ف۱۰ یعنی وہ مرگیا اور آپنے اس کو ریت میں دفن کردیا آپ کا ارادہ قتل کرنیکا نہ تھا ف۱۱ یعنی اس قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا (خازن) ف۱۲ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بطریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیاء معصوم ہیں اُن سے گناہ نہیں ہوتے قبطی کا مارنا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی یہ کسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقربین کا دستور ہی ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر اولیٰ تھی اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اسپر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی ف۱۳ یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے کر بھی بچا کہ اس زمرہ میں شمار کیا جانا یہ بھی ایک طرح کا مددگار ہونا ہے ف۱۴ کہ خدا جانے اس قبطی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں ف۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انھیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے اُن سے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اُن سے فریاد کرنے لگا تب حضرت ف۱۶ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اسکو فرعونی کے پنجۂ ظلم سے رہائی دلائیں ف۱۷ یعنی فرعونی پر تو اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے پکڑنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر۔

إِلَّا أَمْسِ ۖ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ

تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر بنو اور اصلاح

أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿۱۹﴾ وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ ز

کرنا نہیں چاہتے ف۱ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص ف۲ دوڑتا آیا

قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ

کہا اے موسیٰ بیشک دربار والے ف۳ آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو نکل جائیے ف۴ میں آپکا

مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ

خیر خواہ ہوں ف۵ تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب مجھے ستمگاروں سے

الظَّالِمِينَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي

بچالے ف۶ اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ف۷ کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے

سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ

ف۸ اور جب مدین کے پانی پر آیا ف۹ وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو

النَّاسِ يَسْقُونَ ۚ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ

پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف ف۱۰ دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ف۱۱ موسیٰ نے فرمایا

مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ سکتہ وَأَبُونَا شَيْخٌ

تم دونوں کا کیا حال ہے ف۱۲ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لیجائیں ف۱۳ اور ہمارے باپ بہت

كَبِيرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ

بوڑھے ہیں ف۱۴ تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا ف۱۵ عرض کی اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے

مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ ز قَالَتْ

لیے اُتارے محتاج ہوں ف۱۶ تو ان دونوں میں سے ایک اسکے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی ف۱۷ بولی

إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ

میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اسکی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے ف۱۸ جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور

عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۲۵﴾

اُسے باتیں کہہ سنائیں ف۱۹ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ف۲۰

منزل ۵ — ۵ ع

ف۱ فرعونی نے یہ بات سُنی اور جاکر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈھنے نکلے ف۲ جسکو مومن آل فرعون کہتے ہیں یہ خبر سنکر قریب کی راہ سے ف۳ فرعون کے ف۴ شہر سے ف۵ یہ بات خیر خواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں ف۶ یعنی قوم فرعون سے ف۷ مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدود قلمرو سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزے کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی ف۸ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ کو مدین تک لے گیا ف۹ یعنی کنوئیں پر جس سے وہاں کے لوگ پانی پیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا ف۱۰ یعنی مردوں سے علیٰحدہ ف۱۱ اس انتظار میں کہ لوگ فارغ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو قوی اور زور آور لوگوں نے گھیر رکھا تھا اُنکے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا سکتیں ف۱۲ یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں ف۱۳ کیونکہ نہ ہم مردوں کے انبوہ میں جا سکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہو جاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتے ہیں ف۱۴ ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کر سکتے اس لیے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی جب موسیٰ علیہ السلام نے انکی باتیں سنیں تو آپ کو رقت آئی اور رحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اسکے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اس پر ڈھکا ہوا تھا جسکو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اسکو ہٹا دیا ف۱۵ دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا غلبہ تھا اسلیے آرام حاصل کرنے کی غرض سے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور بارگاہ الٰہی میں ف۱۶ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملاحظہ فرمائے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں ایک لقمہ نہ کھایا تھا شکم مبارک پشت اقدس سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے غذا طلب کی اور باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و انکسار کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا اور جب وہ دونوں صاحبزادیاں اُس روز بہت جلد اپنے مکان واپس ہو گئیں تو اُنکے والد ماجد نے فرمایا کہ آج اسقدر جلد واپس آجانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا اس پر اُنکے والد صاحب نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس مرد صالح کو میرے پاس بلا لاؤ ف۱۷ چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے یہ بڑی صاحبزادی تھیں انکا نام صفورا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحبزادی تھیں ف۱۸ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور انکی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحبزادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جائیے یہ آپ نے پردے کے اہتمام کیلیے فرمایا اور اسطرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہونچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھیے کھانا کھائیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اعوذ باللہ فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اُس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپکے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اے جوان ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپکے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباء و اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا ف۱۹ اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لیکر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپکے درپے جان ہونے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کر دیے ف۲۰ یعنی فرعون اور فرعونیوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں **مسائل** اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع و احتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے (مدارک)

قَالَتْ إِحْدٰىهُمَا يٰٓأَبَتِ اسْتَـْٔجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَـْٔجَرْتَ الْقَوِيُّ

ان میں کی ایک بولی ف۱ اے میرے باپ انکو نوکر رکھ لو ف۲ بیشک بہتر نوکر وہ جو طاقتور

الْأَمِينُ ﴿۲۶﴾ قَالَ إِنِّيٓ أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰىٓ

امانت دار ہو ف۳ کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمھیں بیاہ دوں ف۴ اس مہر پر کہ تم

أَن تَأْجُرَنِي ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَآ

آٹھ برس میری ملازمت کرو ف۵ پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمھاری طرف سے ہے ف۶ اور میں

أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿۲۷﴾

تمھیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا ف۷ قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے ف۸

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوٰنَ عَلَيَّ ۖ

موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپکے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کر دوں ف۹ تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں

وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿۲۸﴾ ع فَلَمَّا قَضٰى مُوسَى الْأَجَلَ وَ

اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے ف۱۰ پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کر دی ف۱۱ اور

سَارَ بِأَهْلِهِۦٓ ءَانَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوٓا

اپنی بی بی کو لیکر چلا ف۱۲ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی ف۱۳ اپنی گھر والی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی

إِنِّيٓ ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيٓ ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ

طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں ف۱۴ یا تمھارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ

تَصْطَلُونَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّآ أَتٰىهَا نُودِيَ مِن شٰطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي

تم تاپو پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی میدان کے دہنے کنارے سے

الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن يّٰمُوسٰىٓ إِنِّيٓ أَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿۳۰﴾

ف۱۵ برکت والے مقام میں پیڑ سے ف۱۶ کہ اے موسیٰ بیشک میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہان کا ف۱۷

وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَءَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَلّٰى مُدْبِرًا وَّ

اور یہ کہ ڈالدے اپنا عصا ف۱۸ پھر جب موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور

لَمْ يُعَقِّبْ ۚ يٰمُوسٰىٓ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ الْأٰمِنِينَ ﴿۳۱﴾

مڑ کر نہ دیکھا ف۱۹ اے موسیٰ سامنے آ اور ڈر نہیں بیشک تجھے امان ہے ف۲۰

ف۱ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کیواسطے بھیجی گئی تھی بڑی یا چھوٹی ف۲ کہ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے ف۳ حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمھیں ان کی قوت وامانت کا کیا علم؟ انھوں نے عرض کیا کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انھوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اُٹھا لیا جسکو دس سے کم آدمی نہیں اُٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ اُنھوں نے ہمیں دیکھکر سر جھکا لیا اور نظر نہ اُٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمھارا کپڑا اُڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۴ یہ وعدہ نکاح تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ مسئلہ عقد کیلیے صیغہ ماضی ضروری ہے مسئلہ اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے ف۵ مسئلہ آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے مسئلہ اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہو سکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا (ہدایہ واحمدی) ف۶ یعنی یہ تمھاری مہربانی ہوگی اور تم پر واجب نہ ہوگا ف۷ کہ تم پر پورے دس سال لازم کر دوں ف۸ تو میری طرف سے حسنِ معاملت اور وفائے عہد ہی ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ آپنے اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد پر بھروسا کرنے کیلیے فرمایا ف۹ خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی ف۱۰ پھر جب آپ کا عقد ہو چکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس انبیاء علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحبزادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر پڑا جو آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اس کے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہونچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا ف۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپنے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کیے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپنے اجازت دی ف۱۲ اُن کے والد کی اجازت کر مصر کی طرف ف۱۳ جبکہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی پڑ رہی تھی راستہ گم ہو گیا تھا اسوقت آپنے آگ دیکھکر ف۱۴ راہ کی کہ کسطرف ہے ف۱۵ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا ف۱۶ وہ درخت عناب کا تھا یا عوسج کا (عوسج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے) ف۱۷ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قدرت نہیں اور بیشک اس کلام کا اللہ تعالیٰ ہی متکلم ہے یہ بھی منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف گوش مبارک ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا ف۱۸ چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانپ بن گیا ف۱۹ تب ندا کی گئی ف۲۰ کوئی خطرہ نہیں۔

منزل ۵

اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ

اپنا ہاتھ ف۱ گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ف۲ اور اپنا

اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى

ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ لے خوف دور کرنے کو ف۳ تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی ف۴

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بیشک وہ بے حکم لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں نے

قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ

ان میں ایک جان مار ڈالی ہے ف۵ تو ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کر دیں اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان

اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۫ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ

مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اُسے میری مدد کیلیے رسول بنا کہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ ف۶ مجھے

يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا

جھٹلائیں گے فرمایا قریب ہے کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دینگے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے

فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا

تو وہ تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کر سکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کرینگے غالب آؤ گے ف۷ پھر

جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا

جب موسیٰ اُنکے پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ کا جادو ف۸ اور ہم نے

سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ

اپنے اگلے باپ داداؤں میں ایسا نہ سُنا ف۹ اور موسیٰ نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے

بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

پاس سے ہدایت لایا ف۱۰ اور جس کے لیے آخرت کا گھر ہوگا ف۱۱ بیشک ظالم مراد کو نہیں

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

پہونچتے ف۱۲ اور فرعون بولا اے درباریو میں تمہارے لیے اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا

غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ

تو اے ہامان میرے لیے گارا پکا کر ف۱۳ ایک محل بنا ف۱۴ کہ شاید میں

مع

منزل ۵

ف۱ اپنی قمیص کے

ف۲ شعاع آفتاب کی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دست مبارک گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس میں ایسی تیز چمک تھی جس کر نگاہیں جھپکیں

ف۳ تاکہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آئے اور خوف رفع ہو جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھنے کے وقت پیدا ہو گیا تھا رفع ہو جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو خوف زدہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھے گا اسکا خوف رفع ہو جائے گا

ف۴ یعنی عصا اور ید بیضا تمہاری رسالت کی برہانیں ہیں

ف۵ یعنی قبطی میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے

ف۶ یعنی فرعون اور اس کی قوم

ف۷ فرعون اور اس کی قوم پر

ف۸ ان بدنصیبوں نے معجزات کا انکار کر دیا اور انکو جادو بتا دیا مطلب یہ تھا کہ جسطرح تمام انواع سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ یہ بھی ہے

ف۹ یعنی آپ سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا یا یہ معنی ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے آباو اجداد میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی

ف۱۰ یعنی جو حق پر ہے اور جسکو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا ف۱۱ اور وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائیگا ف۱۲ یعنی کافر دنکو آخرت کی فلاح میسر نہیں ف۱۳ اینٹ تیار کر کہتے ہیں کہ یہی دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانیوالا ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی ف۱۴ نہایت بلند۔

أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٣٨﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ

موسیٰ کے خدا کو جھانک آؤں ف۱ اور بیشک میرے گمان میں تو وہ ف۲ جھوٹا ہے ف۳ اور اُس نے

وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ﴿٣٩﴾

اور اس کے لشکریوں نے زمین میں بیجا بڑائی چاہی ف۴ اور سمجھے کہ اُنھیں ہماری طرف پھرنا نہیں

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تو ہم نے اُسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا ف۵ تو دیکھو کیسا انجام ہوا

الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا

ستمگاروں کا اور اُنھیں ہم نے ف۶ دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں ف۷ اور قیامت کے دن اُن کی

يُنْصَرُونَ ﴿٤١﴾ وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ

مدد نہ ہوگی اور اس دنیا میں ہم نے انکے پیچھے لعنت لگائی ف۸ اور قیامت کے دن

مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ﴿٤٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا

ان کا بُرا ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۹ بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں ف۱۰

الْقُرُونَ الْأُولَىٰ بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٣﴾

ہلاک فرمادیں جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت مانیں

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ

اور تم ف۱۱ طور کی جانب مغرب میں نہ تھے ف۱۲ جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا ف۱۳ اور اس وقت تم حاضر

مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٤٤﴾ وَلَٰكِنَّا أَنْشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ

نہ تھے مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں ف۱۴ کہ ان پر زمانہ دراز گزرا ف۱۵ اور نہ تم

ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٤٥﴾ وَمَا

اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم رسول بنانے والے ہوئے ف۱۶ اور

كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَٰكِنْ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی ف۱۷ ہاں تمھارے رب کی مہر ہے (کہ تمھیں غیب کے علم دیے) ف۱۸ کہ تم

مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْلَا أَنْ

ایسی قوم کو ڈر سناؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۱۹ یہ اُمید کرتے ہوئے کہ انکو نصیحت ہو اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی

ع ١٤

ف۱ چنانچہ ہامان نے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کیے اینٹیں بنوائیں اور عمارتی سامان جمع کرکے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اس کے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لیے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہونچنا اس کیلیے ممکن ہوگا

ف۲ یعنی موسیٰ علیہ السلام

ف۳ اپنے اس دعویٰ میں کہ اسکا ایک معبود ہے جس نے اُسکو اپنا رسول بناکر ہماری طرف بھیجا ہے

ف۴ اور حق کو نہ مانا اور باطل پر رہے

ف۵ اور سب غرق ہوگئے

ف۶ دنیا میں

ف۷ یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے عذاب جہنم کے مستحق ہوں اور جو انکی اطاعت کرے وہ بھی جہنمی ہوجائے

ف۸ یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری

ف۹ یعنی توریت

ف۱۰ مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے

ف۱۱ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف۱۲ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا میقات تھا

منزل ٥

ف۱۳ اور ان سے کلام فرمایا اور اُنھیں مقرب کیا

ف۱۴ یعنی بہت سی اُمتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

ف۱۵ تو وہ اللہ کا عہد بھول گئے اور انھوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اور آپ پر ایمان لانیکے متعلق عہد لیے تھے جب دراز زمانہ گزرا اور اُمتوں کے بعد اُمتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اور اس کی وفا ترک کردی

ف۱۶ تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا

ف۱۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے کے وقت

ف۱۸ جن سے تم اُنکے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے

ف۱۹ اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانہ فترۃ میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو برس کی مدت کا ہے۔

ف۱ عذاب و سزا ف۲ یعنی جو کفر و عصیاں اُنھوں نے کیا ف۳ معنی آیت کے یہ ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزام حجت کے لیے ہے کہ اُنھیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ ملے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لیے گمراہ ہو گئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے ف۴ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۵ مکہ کے کفار ف۶ یعنی اُنھیں قرآن کریم یکبارگی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری توریت ایک ہی بار میں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عصا اور ید بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دیے گئے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ف۷ یہود نے قریش کو پیغام بھیجا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو اُنھیں اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اسکے منکر نہ ہوئے ف۸ یعنی توریت کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو اُنھوں نے جادو کہا اور ایک قراءت میں ساحران ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے کہ دونوں جادوگر ہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت موسیٰ علیہ السلام **شانِ نزول** مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیجکر دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کتب سابقہ میں کوئی خبر ہے اُنھوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعت و صفت ان کی کتاب توریت میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہونچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام و سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادوگر ہیں ان میں ایک دوسرے کا معین و مددگار ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ف۹ یعنی توریت و قرآن سے ف۱۰ اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادوگر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اس کے مثل کتاب لانے سے عاجز محض ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے ف۱۱ اور ایسی کتاب نہ لاسکیں ف۱۲ انکے پاس کوئی حجت نہیں ہے ف۱۳ یعنی قرآن کریم اُن کے پاس پیاپے اور مسلسل آیا وعدہ و وعید اور قصص اور عبرتیں اور موعظتیں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں ف۱۴ یعنی قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے **شانِ نزول** یہ آیت مؤمنین اہل کتاب حضرت عبد اللہ بن سلام اور انکے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب اُنھوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگی معاش دیکھی تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جا کر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور نے اجازت دی اور وہ جا کر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی انکے حق میں یہ آیات مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ تک نازل ہوئیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں اسّی اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جنمیں چالیس نجران کے اور بتیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے ف۱۵ یعنی نزول قرآن سے قبل ہی ہم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ نبی برحق ہیں کیونکہ توریت و انجیل میں ان کا ذکر ہے ف۱۶ کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی ف۱۷ کہ اُنھوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جنھیں دو اجر ملیں گے ایک اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور سید انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مولا کا بھی تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھایا اچھی تعلیم دی اور آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا اس کے لیے بھی دو اجر ہیں ف۱۸ طاعت سے معصیت کو اور علم سے ایذا کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ سے شرک کو ف۱۹ طاعت میں یعنی صدقہ کرتے ہیں۔

منزل ۵

ع ۵ ۸

النصف

تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا

پہونچتی اُنھیں کوئی مصیبت ف۱ اسکے سبب جو اُنکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۲ تو کہتے اے ہمارے رب تو نے کیوں

أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾

نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان لاتے ف۳

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ

پھر جب اُنکے پاس حق آیا ف۴ ہماری طرف سے بولے ف۵ اُنھیں کیوں نہ دیا گیا جو موسیٰ کو دیا گیا ف۶

أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا

کیا اس کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا ف۷ بولے دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی پر اور بولے

إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا

ہم ان دونوں کے منکر ہیں ف۸ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ

أَتَّبِعْهُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٩﴾ فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا

ہدایت کی ہو ف۹ میں اسکی پیروی کرونگا اگر تم سچے ہو ف۱۰ پھر اگر وہ یہ تمھارا فرمانا قبول نہ کریں ف۱۱ تو جان لو کہ ف۱۲ بس وہ

يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ

اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ

بیشک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو اور بیشک ہم نے انکے لیے بات مسلسل اتاری ف۱۳

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ

کہ وہ دھیان کریں جنکو ہم نے اس سے پہلے ف۱۴ کتاب دی وہ اس پر ایمان

يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا

لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم

كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾ أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا

اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ف۱۵ ان کو انکا اجر دو بالا دیا جائے گا ف۱۶ بدلا انکے

صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِذَا

صبر کا ف۱۷ اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں ف۱۸ اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۱۹ اور جب

سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ سَلٰمٌ

بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے تغافل کرتے ہیں ف۱ اور کہتے ہیں ہمارے لیے ہمارے عمل اور تمہارے لیے تمہارے عمل بس

عَلَيْكُمْ ؗ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ

تم پر سلام ف۲ ہم جاہلوں کے غرضی نہیں ف۳ بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو ہاں

اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ

اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو ف۴ اور کہتے ہیں اگر

نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ

ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اُچک لیجائینگے ف۵ کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی

حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا

حرم میں ف۶ جسکی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ

لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں ف۷ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیے جو اپنے

مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا

عیش پر اترا گئے تھے ف۸ تو یہ ہیں اُنکے مکان ف۹ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم ف۱۰ اور

نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا

ہمیں وارث ہیں ف۱۱ اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جبتک اُنکے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے ف۱۲

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا

جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے ف۱۳ اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جبکہ اُن کے ساکن

ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَ

ستمگار ہوں ف۱۴ اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاوا اور اسکا سنگار ہے ف۱۵

ع ۱۰ / ۹ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا

اور جو اللہ کے پاس ہے ف۱۶ وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ف۱۷ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۸ تو کیا وہ جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا ف۱۹

حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ

تو وہ اس سے ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کر کے

ف۱ مشرکین مکہ مکرمہ کے ایمانداروں کو اُن کا دین ترک کرنے اور اسلام قبول کرنے پر گالیاں دیتے اور بُرا کہتے یہ حضرات انکی بیہودہ باتیں سنکر اعراض فرماتے ف۲ یعنی ہم تمہاری بیہودہ باتوں اور گالیوں کے جواب میں گالیاں نہ دیں گے ف۳ ان کے ساتھ میل جول نشست برخاست نہیں چاہتے ہمیں جاہلانہ حرکات گوارا نہیں (منسوخ ذٰلِکَ بِالْقِتَالِ) ف۴ جن کے لیے اُس نے ہدایت مقدر فرمائی جو دلائل سے پند پذیر ہونے اور حق بات ماننے والے ہیں

شانِ نزول مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُن سے ان کی موت کے وقت فرمایا اے چچا کہو لا الٰہ الا اللہ میں تمہارے لیے روزِ قیامت شاہد ہونگا انہوں نے کہا کہ اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لاکر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِیْنَ مُحَمَّدٍ
مِنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّةِ دِیْنًا
لَوْلَا الْمَلَامَةُ اَوْ حِذَارُ مَسَبَّةٍ
لَوَجَدْتَنِیْ سَمْحًا بِذَاکَ مُبِیْنًا

یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابوطالب کا انتقال ہوگیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۵ یعنی سرزمین عرب سے ایک دم نکال دیں گے شانِ نزول یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں شہر بدر کر دیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے اس آیت میں اسکا جواب دیا گیا ف۶ جہاں کے رہنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزوں تک کو امن ہے ف۷ اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ روزی اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے اگر یہ سمجھ ہوتی تو جانتے کہ خوف و امن بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کیے جانیکا خوف نہ کرتے ف۸ اور انہوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالٰی کی دی ہوئی روزی کھاتے اور پوجتے بتوں کو اہل مکہ کو ایسی قوم کے خراب انجام سے خوف دلایا جاتا ہے جنکا حال انکی طرح تھا کہ اللہ تعالٰی کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے ان نعمتوں پر اترائے وہ ہلاک کر دیے گئے ف۹ جنکے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انہیں دیکھتے ہیں ف۱۰ کہ کوئی مسافر یا راہرو ان میں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں ف۱۱ ان مکانوں کے یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ اُنکے بعد انکا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے ف۱۲ یعنی مرکزی مقام میں بعض مفسرین نے کہا کہ ام القریٰ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۱۳ اور اُنہیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائیگا تاکہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لیے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے ف۱۴ رسول کی تکذیب کرتے ہوں اپنے کفر پر مصر ہوں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں ف۱۵ جسکی بقا بہت تھوڑی اور جس کا انجام فنا ف۱۶ یعنی آخرت کے منافع ف۱۷ تمام کدورتوں سے خالی اور دائم غیر منقطع ف۱۸ کہ اتنا سمجھ سکو کہ باقی فانی سے بہتر ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے۔ ف۱۹ ثواب جنت کا۔

منزل ۵

الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ
حاضر لایا جائے گا ف۱ اور جس دن اُنھیں ندا کرے گا ف۲ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ
جنھیں تم ف۳ گمان کرتے تھے کہیں گے کہ وہ جن پر بات ثابت ہو چکی ف۴ اے ہمارے رب یہ ہیں

الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا
وہ جنھیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے اُنھیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ف۵ ہم اُن سے بیزار ہو کر تیری طرف رجوع لاتے ہیں

يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا
وہ ہمکو نہ پوجتے تھے ف۶ اور ان سے فرمایا جائیگا اپنے شریکوں کو پکارو ف۷ تو وہ پکارینگے تو وہ انکی نہ سنیں گے

لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے ف۸ اور جس دن اُنھیں ندا کرے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ
تو فرمائے گا ف۹ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ف۱۰ تو اس دن انپر خبریں اندھی ہو جائیں گی ف۱۱

فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى
تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کرینگے ف۱۲ تو وہ جس نے توبہ کی ف۱۳ اور ایمان لایا ف۱۴ اور اچھا کام کیا

اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ
قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو اور تمھارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے ف۱۵ انکا ف۱۶

لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ
کچھ اختیار نہیں پاکی اور برتری ہے اللہ کو اُن کے شرک سے اور تمھارا رب جانتا ہے جو اُنکے

صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَهُ الْحَمْدُ فِي
سینوں میں چھپا ہے ف۱۷ اور جو ظاہر کرتے ہیں ف۱۸ اور وہی ہے اللہ کہ کوئی خدا نہیں اس کے سوا اُسی کی

الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
تعریف ہے دنیا ف۱۹ اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے ف۲۰ اور اسی کی طرف پھر جاؤگے تم فرماؤ ف۲۱ بھلا دیکھو تو

اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ
اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ف۲۲ تو اللہ کے

ف۱ یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے، ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر
ف۲ اللہ تعالیٰ بطریق توبیخ
ف۳ دنیا میں میرا شریک
ف۴ یعنی عذاب واجب ہو چکا اور وہ لوگ اہل ضلالت کے سردار اور ائمہ کفر ہیں
ف۵ یعنی وہ لوگ ہمارے بہکانے سے باختیار خود گمراہ ہوئے ہماری اُنکی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے اُنھیں مجبور نہ کیا تھا
ف۶ بلکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے۔
ف۷ یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے بتوں کو پکارو وہ تمھیں عذاب سے بچائیں
ف۸ دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے
ف۹ یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا
ف۱۰ جو تمھاری طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے
ف۱۱ اور کوئی عذر اور حجت اُنھیں نظر نہ آئے گی
ف۱۲ اور غایت دہشت سے ساکت رہ جائیں گے یا کوئی کسی سے اسلیے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبوع کافر ہوں یا کافر گر

منزل ٥

ف۱۳ شرک سے
ف۱۴ اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا
ف۱۵ شانِ نزول یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو نبوت کیلیے کیوں برگزیدہ کیا یہ قرآن مکہ و طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اُتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عُروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اپنی حکمت وہی جانتا ہے انھیں اسکی مرضی میں دخل کی کیا مجال ف۱۶ یعنی مشرکین کا
ف۱۷ یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت جسکو یہ لوگ چھپاتے ہیں ف۱۸ اپنی زبانوں سے خلاف واقعہ جیسے کہ نبوت میں طعن کرنا اور قرآن پاک کی تکذیب ف۱۹ کہ اسکے اولیاء دنیا میں بھی اسکی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اسکی حمد سے لذت اُٹھاتے ہیں ف۲۰ اسی کی قضا ہر چیز میں نافذ و جاری ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لیے مغفرت کا اور نافرمانوں کیلیے شفاعت کا حکم فرماتا ہے ف۲۱ اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کہ سے ف۲۲ اور دن نکالے ہی نہیں۔

غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ
سوا کون خدا ہے جو تمھیں روشنی لادے ف۱ تو کیا تم سنتے نہیں ف۲ تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر

اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ
اللہ قیامت تک ہمیشہ دن رکھے ف۳ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمھیں

بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ
رات لادے جس میں آرام کرو ف۴ تو کیا تمھیں سوجھتا نہیں ف۵ اور اس نے اپنی مہر سے تمھارے لیے

لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ
رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اسکا فضل ڈھونڈو ف۶ اور اس لیے کہ

تَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ
تم حق مانو ف۷ اور جس دن انھیں ندا کرے گا تو فرمائیگا کہاں ہیں میرے وہ شریک جو تم

تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا
بکتے تھے اور ہر گروہ میں سے ہم ایک گواہ نکال کر ف۸ فرمائیں گے اپنی

بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾ ع ۱۵
دلیل لاؤ ف۹ تو جان لیں گے کہ ف۱۰ حق اللہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۱

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ
بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا ف۱۲ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اسکو اتنے خزانے

الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ
دیے جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اس سے اسکی قوم ف۱۳ نے کہا

لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾ وَابْتَغِ
اترا نہیں ف۱۴ بیشک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال

فِيمَا آتَاكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ
تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر ف۱۵ اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول

الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي
ف۱۶ اور احسان کر ف۱۷ جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور ف۱۸ زمین میں فساد نہ چاہ

منزل ۵

ف۱ جس میں تم اپنی معاش کے کام کر سکو
ف۲ کہ گوش ہوش سے کر شرک سے باز آؤ
ف۳ رات ہونے ہی نہ دے
ف۴ اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو
ف۵ کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اوروں کو شریک کرتے ہو
ف۶ کسب معاش کرو
ف۷ اور اس کی نعمتوں کا شکر بجا لاؤ
ف۸ یہاں گواہ سے رسول مراد ہیں جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے کہ انھوں نے انھیں رب کے پیام پہونچائے اور نصیحتیں کیں
ف۹ یعنی شرک اور رسولوں کی مخالفت جو تمھارا شیوہ تھا اس پر کیا دلیل ہے پیش کرو
ف۱۰ الٰہیت و معبودیت خاص
ف۱۱ دنیا میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے
ف۱۲ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا نہایت خوبصورت شکیل آدمی تھا اسی لیے اسکو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع و با اخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہو گیا کہا گیا ہے کہ فرعون نے اسکو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا
ف۱۳ یعنی مومنین بنی اسرائیل
ف۱۴ کثرت مال پر
ف۱۵ اللہ کی نعمتوں کا شکر کرکے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرکے
ف۱۶ یعنی دنیا میں آخرت کیلئے عمل کر کہ عذاب سے نجات پائے اس لیے کہ دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کیلئے عمل کرے صدقہ دیکر صلہ رحمی کرکے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اسکی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت و قوت و جوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے ثروت کو ناداری سے پہلے فراغت کو شغل سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے
ف۱۷ اللہ کے بندوں کے ساتھ
ف۱۸ معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کرکے اور ظلم و بغاوت کرکے۔

ف۱ یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال ف۲ اس علم سے مراد یا علم توریت ہے یا علم کیمیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اسکے ذریعہ سے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنالیتا تھا یا علم تجارت یا علم زراعت یا اور پیشوں کا علم سہل نے فرمایا جس نے خود بینی کی فلاح نہ پائی ف۳ یعنی قوت و مال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کردیا پھر یہ کیوں قوت و مال کی کثرت پر غرور کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاکت ہے ف۴ ان سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ انکا حال جاننے والا ہے لہٰذا استعلام کیلئے سوال نہ ہوگا توبیخ و زجر کیلئے ہوگا ف۵ بہت سے سوار جلوس میں لیے ہوئے زیوروں سے آراستہ حریری لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار ف۶ یعنی بنی اسرائیل کے علماء ف۷ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی ف۸ یعنی عمل صالح صابرین ہی کا حصہ ہیں اور اسکا ثواب وہی پاتے ہیں ف۹ یعنی قارون کو ف۱۰ قارون اور اسکے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علماء سیر و اخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لیجانے کے بعد مذبح کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر انکو کھا لیتی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپکی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی ہیں کچھ بھی نہ رہا باوجودیکہ میں توریت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کرسکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپکی تصدیق نہ کرونگا جبتک آپ اسکا ثبوت مجھے دکھانہ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روسائے بنی اسرائیل کو جمع کرکے فرمایا کہ اپنی لاٹھیاں لے آؤ انھیں سب کو اپنے قبہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل اُن لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سرسبز شاداب ہوگیا اس میں پتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپکے جادو سے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اسکی مدارات کرتے تھے اور وہ آپکو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اسکی سرکشی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دمبدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جسکا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کیے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اُسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینار و مویشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دیگا لیکن گھر جاکر حساب کیا تو اسکے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کرکے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجیے کہنے لگا کہ فلانی بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دینگے

منزل ۵

چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور بہت سے مواعید کرکے یہ تہمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کرکے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا بنی اسرائیل آپکا انتظار کررہے ہیں کہ آپ انھیں وعظ و نصیحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہوکر آپ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جو چوری کریگا اسکے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بہتان لگائے گا اسکے اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کریگا اس کے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر بی بی ہے تو اسکو سنگسار کیا جائیگا یہانتک کہ مرجائے قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کیلئے ہے خواہ آپ ہی ہوں فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اُسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کیلئے دریا پھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور توریت نازل کی سچ کہدے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر بہتان لگاکر انھیں ایذا دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے توبہ کرنا بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللہ عزوجل کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لیے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے یا رب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللہ تعالیٰ نے آپکو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپکی فرمانبرداری کرنیکا حکم دیا ہے آپ اسکو جو چاہیں حکم دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہو اسکے ساتھ اسکی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی ہو جدا ہوجائے سب لوگ قارون سے جدا ہوگئے اور سوا دو شخصوں کے کوئی

ع ۸ / ۷

الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ

بے شک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا بولا یہ ف۱ تو مجھے ایک علم سے

عِلْمٍ عِندِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ

ملا ہے جو میرے پاس ہے ف۲ اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ سنگتیں ہلاک فرمادیں

مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا

جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ ف۳ اور

يُسْأَلُ عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٧٨﴾ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ

مجرموں سے اُنکے گناہوں کی پوچھ نہیں ف۴ تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں ف۵

قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ

بولے وہ جو دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا جیسا

قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٧٩﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

قارون کو ملا بے شک اس کا بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنھیں علم دیا گیا ف۶

وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقَّاهَا

خرابی ہو تمھاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اسکے لیے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے ف۷ اور یہ انھیں کو ملتا ہے

إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِن

جو صبر والے ہیں ف۸ تو ہم نے اسے ف۹ اور اسکے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اسکے پاس کوئی جماعت

فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ﴿٨١﴾

نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی ف۱۰ اور نہ وہ بدلا لے سکا ف۱۱

وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ

اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح ف۱۲ کہنے لگے عجب بات ہے اللہ رزق

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَا أَن

وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ف۱۳ اگر

مَّنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٢﴾ ع

اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا اے عجب کافروں کا بھلا نہیں

اسکے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انھیں پکڑلے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے یہی فرمایا تو کمر تک دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتی کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت و لجاجت کرتے تھے اور قارون آپکو اللہ کی قسمیں اور رشتہ و قرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہانتک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہوگئی قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے اس کے لیے بددعا کی یہ سنکر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اسکا مکان اور اس کے خزانے و اموال سب زمین میں دھنس گئے ف۱۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۱۲ اپنی اُس آرزو پر نادم ہوکر ف۱۳ جس کے لیے چاہے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَ

یہ آخرت کا گھر ف۱ ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور

لَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا

نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے ف۲ جو نیکی لائے اسکے لیے اس سے بہتر ہے ف۳

وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا

اور جو بدی لائے تو بدکام والوں کو بدلا نہ ملے گا مگر جتنا کیا تھا

يَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ف۴ وہ تمہیں پھیرے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو ف۵

قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا

تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے اسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہے ف۶ اور

كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۖ فَلَا

تم امید نہ رکھتے تھے کہ کتاب تم پر بھیجی جائے گی ف۷ ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی تو

تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ

تم ہرگز کافروں کی پشتی نہ کرنا ف۸ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اسکے

إِذْ أُنْزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٧﴾

کہ وہ تمہاری طرف اتاری گئیں ف۹ اور اپنے رب کی طرف بلاؤ ف۱۰ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا ف۱۱

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۘ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ

اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اسکے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے

هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾ ع

سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ف۱۲

ف۱ یعنی جنت

ف۲ محمود

ف۳ دس گنا ثواب

ف۴ یعنی اس کی تلاوت و تبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا

ف۵ یعنی مکہ مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں بڑے شان و شکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ و اقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رہنے والے سب آپ کے زیر فرمان ہوں گے شرک اور اس کے حامی ذلیل و رسوا ہوں گے **شانِ نزول** یہ آیت کریمہ جحفہ میں نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہونچے اور آپ کو اپنے اور اپنے آباء کے جائے ولادت مکہ مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکہ مکرمہ کا شوق ہے فرمایا ہاں انھوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی معاد کی تفسیر موت و قیامت و جنت سے بھی کی گئی ہے

منزل ۵

ف۶ یعنی میرا رب جانتا ہے کہ میں ہدایت لایا اور میرے لیے اسکا اجر و ثواب ہے اور مشرکین گمراہی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق **شانِ نزول** یہ آیت کفار مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہا تھا اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں (معاذ اللہ)

الثلثة ۱ رکوع ۹ ع ۶ ۱۲

ف۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے مومنین ہیں

ف۸ ان کے معین و مددگار نہ ہونا

ف۹ یعنی کفار کی گمراہ کن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انھیں ٹھکرا دینا

ف۱۰ خلق کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی دعوت دو ف۱۱ انکی اعانت و موافقت نہ کرنا

ف۱۲ آخرت میں اور نیکی بدی اعمال کی جزا دیگا